شاہ بلیغ الدین

حجّاج بن یوسف

عظیم سیاستدان

یہ خط پاکستان کی تاریخ کا سب سے پرانا خط ہے۔ یہ تاریخ اسلام کے ایک عظیم مُدبر اور سپہ سالار کا لکھا ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک انقلابی ذہن عطا فرمایا تھا۔

۲۰ رجب ۹۳ھ کو یہ خط لکھا گیا۔ یہ اب سے کوئی تیرہ سو برس پہلے کی بات ہے۔ یہ خط ایک بہت بڑے فاتح کے نام ہے، جتنا بڑا وہ فاتح تھا، یہ خط لکھنے والا اس سے بھی بڑا آدمی تھا۔ خط کا مضمون سُننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ لکھا تھا کہ ـــــ جاننا چاہیئے کہ ہمارے دلی ارادوں اور ہمّت کا تقاضا یہ ہے کہ تمہیں ہر حال میں کامیابی حاصل ہو اور انشاء اللہ تم کامیاب اور فتح مند ہوگے۔ اللہ عزّوجل کے احسان سے دشمن دنیا کی سزا اور عاقبت کے عذاب میں ہمیشہ گرفتار اور مغلوب رہے گا۔ کیونکہ اس نے ظلم کیا ہے۔

تمہیں بھول کر بھی یہ خیال دل میں نہ لانا چاہیئے کہ ـــ ہاتھی، گھوڑے، دولت اور دشمنوں کا تمام مال واسباب تمہاری ملکیت ہو جائے گا۔ بلکہ یہ تو سب اسلام کے خزانے میں جمع ہوگا۔ تم اپنے ساتھی مجاہدوں کے ساتھ محبّت اور شفقت سے رہوگے اور ہر ایک کے ساتھ احترام اور حُسن سلوک کے ساتھ پیش آؤگے! انہیں یہ یقین دلاؤ کہ ـــــ یہ ملک ان کا ہوگا۔ جب تم کوئی قلعہ فتح کرو تو اس میں سے لشکر کی ضرورت کی جو چیز بھی تمہارے ہاتھ آئے وہ لشکر پر خرچ کرو، فوجیوں کے لئے کھانے پینے کی حلال چیزوں میں کوئی روک ٹوک نہ ہونی چاہیئے۔ بازار میں بکنے والی چیزوں کے نرخ مقرر کرو تاکہ تمہارے کیمپ میں غلّہ سستا ملے۔ جو کچھ دیبل میں ملا ہے اسے فوج کے لئے رسد حاصل کرنے پر خرچ کرو۔ بجائے اس کے کہ وہ دیبل میں ذخیرے کی صورت میں پڑا رہے، جب تم ملک فتح کر چکو اور قلعوں کو مضبوط کر لو تو اس کی کوشش کرو کہ وہاں کے لوگ مطمئن زندگی بسر کریں۔

جو علاقہ فتح ہو جائے وہاں کے لوگوں کو اپنے سے قریب کرو۔ ان سے اس درجہ محبت کا برتاؤ کرو کہ ان کے دل تمہاری مٹھی میں آجائیں تاکہ غیر مسلم کسان، کاریگر، تاجر خوشحال ہوں اور امن و سکون سے زندگی بسر کر سکیں، اور ملک سرسبز و شاداب رہے ——— خط میں کہیں لوٹ کھسوٹ، ظلم و ستم اور بے وجہ خون خرابے کی تعلیم نہیں نہ ذاتی اقتدار اور شان و شوکت کی بات ہے۔ ہارنے والوں کی زندگیوں ہی کو امان نہیں بلکہ اسلام کے احکام کے مطابق انہیں کھانے کمانے کی کھلی چھوٹ اور پوری پوری مذہبی آزادی کا یقین دلایا گیا ہے۔ اسلامی مملکت میں اقلیت بڑے مراعات کی مالک ہوتی ہے اور مملکت کی فلاحی اصلاحات سے برابر کا فائدہ اٹھاتی ہے۔

اسلام میں جہاد، عبادت ہے۔ لوٹ اور غارت گری، حرام کاری اور غلط روی کی یہاں اجازت نہیں جہاد کا مقصد نوعِ انسانی کو شر و فساد سے بچانا ہے۔ اسی لئے جہاد ہمیشہ نظریات کے خلاف ہوتا ہے۔ لوگوں کے خلاف نہیں ہوتا۔ اسلام ایسے نظام یا ایسی مملکتوں سے جہاد کرتا ہے جو اقتدار کے چنگل میں انسانیت کا گلہ دبوچنے میں لگی رہتی ہیں اور آدمی کو توہمات ہی کا غلام نہیں رکھنا چاہتیں بلکہ آدمی کو آدمی کا غلام بھی رکھنا چاہتی ہیں۔ اسلام انسان کو کئی خداؤں کی بندگی سے نجات دلا کر اللہ کی بڑائی اور اس کے اقتدار کا پرچم بلند کرتا ہے جو ہر کالے گورے مالدار غریب، عورت اور مرد کو آزادی، مساوات، اخوت، محبت، خوشحالی، روحانی قوت اور اخلاقی دولت سے سرفراز فرماتا ہے ——— اسلام دنیا کا سب سے زیادہ ترقی پسند اور سائنٹیفک مذہب ہے۔ اقلیتیں اس کے دامن میں ہمیشہ سکھ چین کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ پاکستان اس روایت کا امین ہے لیکن مسلمان جہاں اقلیت میں ہیں چاہے انکی تعداد کروڑوں ہی میں کیوں نہ ہو وہاں انکا خون پانی کی طرح بہتا ہے اور پھر بھی سیکولرازم کا نام لینے والے پروپیگنڈہ باز دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو ان سے پوچھے کہ یہ نسل کشی کیسی؟ افسوس اس امر پر ہے کہ ان خونی بھیڑیوں کو سبق سکھانے کے لئے آج عالم اسلام میں کوئی محمد بن قاسم نہیں۔

جو خط آپ نے پڑھا وہ دنیا کے اسی بے مثال اور منصف مزاج فاتح کے نام تھا جو سرزمین سندھ میں فروکش تھا۔ یہ خط لکھنے والا وہ صاحبِ دل اور دردمند مسلمان تھا جو یہ سنتے ہی تڑپ اٹھا تھا کہ چند مسلمان بیبیوں کو دیبل کے بحری لٹیروں نے قید کر لیا ہے۔ انکی عزت اور جان پر بن آئی

ہے۔ مسلمانوں کے خون اور اُمت کی آبرو کا یہ محافظ جس نے کلام اللہ کے الفاظ پر زیر زبر پیش لگوائے تھے کہ انکی صحیح تلاوت ہو سکے، حجاج بن یوسف تھا۔ سبائیوں اور منافقوں نے اسے خوب بدنام کیا۔ اُس کے ظلم کی داستانیں گھڑی گئیں۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ جامعہ پنجاب کی ساتویں جلد میں اُس پر جو مختصر مقالہ ہے اسے پڑھیئے معلوم ہوگا کہ ظلم کے قصے جھوٹ کا پلندہ ہیں۔ وہ تو اصل میں ایک عظیم سیاستدان اور ماہر نظم و نسق تھا جس نے منافقوں اور اپنے دور کے تخریب کاروں کی کمر توڑ دی تھی۔

اللہ کے رسول کا ارشاد تھا کہ، ——— میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا ——— یہ ارشاد سیدنا حضرت حسنؓ کے بارے میں تھا جنہوں نے ۴۱ھ میں بر سر عام خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا اور زمام خلافت سیدنا حضرت معاویہؓ کو تھما دی۔ اسی سال طائف میں بنو ثقیف کے قبیلے احلاف کے ایک غریب گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ ماں باپ پتھر توڑتے، مٹی ڈھوتے۔ راج مزدور کا پیشہ کرتے تھے۔ یہی بچہ جوان ہوا تو ۲۸-۲۹ برس کی عمر میں دمشق چلا گیا۔ اللہ نے ایسا ذہن اور ——— غیر معمولی تدبر عطا فرمایا تھا کہ عبدالملک بن مروان نے اسے اپنا سب سے بڑا معین اور مددگار بنا لیا۔ کیونکہ اس نے دو چار سال میں ہی وحدتِ ملی کا ایسا کارنامہ انجام دیا کہ ۷۳ھ کو عام الجماعۃ یعنی سالِ وحدت کہا گیا۔ مسلمانوں کی امارت جو دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی، پھر سے ایک ہو گئی، اور اللہ تعالیٰ نے اس غریب خاندان کے بچے کو وہ عروج دیا کہ وہ ——— نائب السلطنت بن گیا۔ یہ کوئی اور نہیں، حجاج بن یوسف ہی تھا

آپ کے عطیات: محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک: اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی، ملتان